أوراق متساقطة

حكم بن عادل زمو النويري العقيلي

تقديم فضيلة الشيخ
حسن بن عبدالله القعود

www.alukah.net
شبكة الألوكة

گرے پتے

از

انجینئر حکم بن عادل زمونویری عقیلی

تقدیم

فضیلۃ الشیخ حسن بن عبداللہ القعود

ترجمہ

اکبر علی بن شمس الدین

شبكة الألوكة - قسم الكتب

وإنما الأممُ الأخلاقُ ما بقيتْ　　فإن هم ذهبتْ أخلاقهم ذهبوا

أمير الشعراء: أحمد شوق

اخلاق سے ہی باقی ہے قوموں کا وجود　　جو ہر نہ ہو جس میں یہ وہ قوم ہے فانی

نذرانہ عقیدت

معاشرے کے ہر افراد کی خدمت میں تاکہ (اللہ کے حکم سے) اس کا درخت پروان چڑھے اور اس پہ برگ و بار آتے رہیں۔

فہرست مضامین

تقدیم..۴

پیش لفظ ۶

تمہید ۸

خاندان سے متعلق خصوصی اوراق ۹

نماز اور مسجدوں سے متعلق خصوصی اوراق ۲۰

نوکری پیشہ افراد سے متعلق خصوصی اوراق...۲۵

عام اوراق...۳۷

خاتمہ...۵۵

پیش لفظ

الحمد لله والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين، وبعد:

یہ وہ برگہائے محبت ہیں جو دلوں کو موم اور تنگ راہوں کو پرنور کردیں گے اور معاشرے کی بہتری اور بھلائی کے خوگروں کے قلب کو گرمادیں گے۔

یہ وہ پتے ہیں جو معاشرے کے ان جڑاور پودے سے عبارت ہیں جن سے خاندان کی تشکیل ہوتی ہے جس کا عکس باپ کے بیٹے کی قیادت اور بیٹوں کی باپ کی اطاعت میں جھلکتا ہے یہی وہ عناصر ہیں جو معاشرے کی صحیح تشخیص کرتے ہیں جس سے اللہ تعالی کے فضل وکرم کے بعد معاشرے کی تقدیر سنورتی ہے۔

یہ وہ اوراق ہیں جو نماز کی بابت ہم کلام ہیں جس کا اللہ کے فضل کے بعد معاشرے کی بھلائی میں غیر معمولی کردار ہے، یہ دین کا ستون اور مضبوط بنیاد ہے۔

یہ وہ پنے ہیں جو معاشرے کے عملی اور اخلاقی زاویوں کے سوابہت سے نفع بخش اوراق کو سموئے ہوئے ہیں۔

أوراقك لربيع العلم — وخريف لسبيل الظلم

تمہارے پتے بہار علم — اور راہ ستم کے لئے خزاں ہیں۔

يا حكمُ سقطت أوراق — فأتيت بأوراق الفهمِ

اے عقلمند کچھ پتے گرگئے — پھر تو فہم وفراست کے پتے لے آیا۔

أوراق تبني مجتمعا — مجتنبا لصفات الذم

ایسے پتے ہیں جو معاشرے کی بناڈالتے ہیں — اور بری خصلتوں سے بچاتے ہیں۔

تتناول أوصافَ فِعالٍ — وتقوِّم ما اعوجَّ باثم

جو کارآمد صفات کے حامل ہیں — جو گناہ سے کجرو ہوگئے ہیں ان کی اصلاح کرتے ہیں۔

تتساقط أوراق خصال — لتنظف جيلا من سمٍّ

شاخوں کی پتیاں گر رہی ہیں — تاکہ زہریلی نسل پاکیزہ بنائی جاسکے

أبدعت بنظمك لكتب — من قبل وقد عدت لنظم

پہلے بھی تونے کتابوں کی ترتیب میں انوکھا طرز اختیار کیا تھا — اور پھر ایک ترتیب پر لوٹ آیا۔

فكتبت كتابا مزدهرا — بالعلم وآداب تحمي

تونے ایسی کتاب لکھی — جو حامی علم اور آداب سے مزین ہے۔

ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ ان اوراق کے ذریعہ تمام معاشرے کو فائدہ بہم پہونچائے اور ہر ایک دوسرے کا ہاتھ بٹائے پھر کشتی پوری سلامتی کے ساتھ فضلت کی ساحل پر لنگر انداز ہو جائے گی۔

کاتب

حسن بن عبداللہ قعود

۱۰ شعبان ۱۴۴۳ھ ریاض

مقدمہ

تمام تعریف اللہ کے ذات کو سزاوار ہے ایسی ثنا جو اس کی جلالت اور مرتبت کو مناسب ہے اور اللہ کے فرستادے محمد ﷺ جو کامل خلاق اور کریمانہ صفات کا چشمہ ہیں ان پر درود و سلام ہو۔ اما بعد:

اللہ تعالی نے تمام انسانوں کو ایک مرد و زن سے وجود بخشا پھر انہیں قوموں، قبیلوں اور معاشروں میں تبدیل کردیا، ان میں رسولوں والہامی پیغامات کے ذریعہ ایسے دستور، اخلاق اور اقدار بھیجا جو ان کے مابین ذاتی برتاؤ کا فیصلہ کرے، جن میں سب تو نہیں مگر بعض کی نسلیں اور معاشرے وارث بنتے رہے۔

لیکن مہ و سال کے گذرنے کے ساتھ ساتھ مثبت اثر انگیز نمونوں کے فقدان کی وجہ سے اندرونی و بیرونی اثرات سے متاثر معاشرے بکھرتے گئے اور یہ اخلاق واقدار اتنے کمزور پڑ گئے کہ خزاں میں زرد پتوں کی مانند اقدار کے شجر سے گرتے گئے ،اور جیسا کہ ہم مشاہدہ کررہے ہیں کہ اس عہد میں بہت سی جماعتوں کی مخالفت میں اضافہ ہو رہا ہے ہم اللہ سے پناہ مانگتے ہیں کہ ہمارا معاشرہ اپنی زندگی کی خزاں میں نہ چلا جائے۔

اس میں کوئی حیرت کی بات نہیں کہ اخلاقی قدروں کا درخت قوم اور معاشرے کی زندگی میں بڑی اہمیت کا حامل ہے، یہ بھلائی کا قطب نما اور حلقہ نجات (لائف بوائے) ہے، اگر اس کی شاخیں برگ بار اور ثمر بار ہوئیں تو معاشرہ صالح اور اصلاح پسند ہوگا مبادا کہیں اس کے اوراق زرد اور خشک ہو کر زمیں بوس ہوگئے تو وہ شجر ویرانہ اور بیکار سا ہو جائے گا۔
بعینہ یہی حال معاشرہ کا بھی ہے جس قدر اس کے بعض اخلاقی قدریں مسخ اور فرسودہ قرار پائیں گی اسی طرح یا اس سے زیادہ معاشرہ پسماندگی کی جانب چلا جائے گا کیونکہ جب کوئی اخلاقی اور اقداری پہلو کمزور ہوتی ہے تو راست اس کے اثرات باقی ماندہ اخلاق واقدار پر پڑتے ہیں، اس طرح وہ عناصر جن میں ہوس، کجی اور فکری انحراف ہوتا ہے انہیں یہ شہ مل جاتا ہے کہ باقی شدہ اخلاق واقدار کو ملوث اور پراگندہ اور اس کے تقدس کو تار تار کردیں ساتھ ہی اسے متزلزل کرنے یا کلی طور پر اس سے تہی دامن ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔

اور یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ تمام مذاہب اور خاص طور پر ہمارے دین اسلام میں اخلاقی قدروں کی کیا بلند شان اور اعلی مقام ہے کہ پیکر اخلاق محمد ﷺ کی رسالت جو اہم ترین مقصد اور جاوداں پیغام لے کر آئی اس کے ستونوں میں سب سے اہم اخلاق واقدار ہیں۔ جیسا ان ﷺ کے فرمودات میں ہے: میں بھیجا ہی اسی لئے گیا ہوں کہ کریمانہ اخلاق (اور بعض روایت میں ہے کہ) اچھے اخلاق کی تکمیل کردوں[1]۔

ان کا ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ قیامت کے روز مؤمن کے میزان میں بہتر اخلاق سے زیادہ باوزن کوئی چیز

(1) علامہ البانی نے اس پر سلسلہ صحیحہ (۴۵) میں صحیح کا حکم لگایا ہے۔

نہیں ہو گی، بلاشبہ اللہ مغلظات بکنے والوں کو ناپسند کرتا ہے[1]۔

اور ان کا ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو[2]۔

اچھا اخلاق بہشت میں داخلے کے اسباب میں سے ہے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ بہشت میں بکثرت کیا چیز لے جائے گی تو ارشاد ہوا کہ اللہ کا خوف اور اچھا اخلاق[3]۔

انہی کے فرمودات میں سے ہے کہ مؤمن اپنے اچھے اخلاق سے روزے دار اور تہجد گذار کے مرتبہ کو پہونچ جاتا ہے[4]۔

قیامت کے روز اچھے اخلاق کا حامل رسول اللہ ﷺ سے لوگوں میں سب سے قریب ہو گا جیسا کہ انہوں ﷺ فرمایا کہ قیامت کے روز مجلس کے اعتبار تم میں سے محبوب تر اور قریب تر تم میں سے سب سے اچھے اخلاق والا ہو گا[5]۔

یہ نوشتہ ہمارے معاشرے بطور خاص اسلامی اور عربی معاشرے کے قدروں کے درخت سے گرے پتے اور خامیوں کے پہلو کو اجاگر کرے گا اور شاید اللہ تعالی کی توفیق کے بعد یہ غیر اخلاقی برتاؤ اور کوتاہیوں پر روشنی ڈالے جس سے ہم معاشرے کے افراد کو اس سے بچا سکیں یا کم از کم اس کے حجم کو چھوٹا کرنے پر عبور پا سکیں۔ میں نے اس میں سادگی اور سہل پسندگی کا اسلوب اپنایا ہے اور وہ اس طرح کہ قدرے امکان آسان مثالوں اور سادہ زبان کا اختیار کیا ہے۔

تو جو بھی صحیح اور درست ہے وہ اللہ کی توفیق سے ہے اور جو غلط اور کمی ہے تو وہ عاجز اور گنہگار شخص یا مردود شیطان کے وسوسے سے ہے۔ اور اخیر میں اللہ سے بس یہی سوال ہے کہ وہ تمام معاشرے کو اس مصیبت اور برے اخلاق سے محفوظ فرمائے اور ہمیں اچھی طرح سے واپس (خیر کی طرف) لوٹادے۔

مؤلف

سید حکم زمو عقیلی

۷/ ربیع الاول ۱۴۴۰

---

(1) صحیح، ترمذی نے اسے کتاب البر (۲۰۰۳)، اور ابوداود نے کتاب الادب (۴۷۹۹) میں روایت کیا ہے، بذی: اسے کہا جاتا ہے برا اور گھٹیا باتیں کرتا ہو۔

(2) متفق علیہ: بخاری نے کتاب المناقب (۳۵۵۹) اور مسلم نے کتاب الفضائل (۲۳۲۱) میں روایت کیا ہے۔

(3) صحیح، ترمذی نے اسے کتاب البر (۲۰۰۴)، اور ابن ماجہ نے کتاب الزہد (۴۲۴۶) میں روایت کیا ہے

(4) صحیح، ابوداود نے کتاب الادب (۴۷۹۸) میں روایت کیا ہے

(5) صحیح، ترمذی نے اسے کتاب البر (۲۰۱۸) میں روایت کیا ہے

تمہید

اس کتاب میں بہت سے الفاظ «**یونیورسٹی پروفیسر**»، «**افراد**»، «**آدمی**»، «**فرد**»، «**مدرس**»، «**ذمہ دار**» اور «**ملازم**» بصیغہ مذکر آئے ہیں۔ بیشتر اوقات اس سے میرا مقصود قصہ اور واقعہ کی شمولیت اور مذکر و مؤنث دونوں جنس سے اس کے واقع ہونے کی امکانیات ہیں، جیساکہ اللہ سبحانہ وتعالی کے قول میں ہے ﴿وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [آل عمران: ١٧١] اور بیشک اللہ تعالی مؤمنوں کے اجر کو برباد نہیں کرتا ہے۔ اور اللہ تعالی کا قول: ﴿فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ﴾ [هود: ١١٥] تو بیشک اللہ تعالی احسان کرنے والوں کے اجر کو برباد نہیں کرتا ہے۔ دونوں آیتوں «الْمُؤْمِنِينَ» اور «الْمُحْسِنِينَ» میں جمع بصیغہ مذکر وارد ہوا ہے بصیغہ مؤنث «الْمُؤْمِنات» اور «الْمُحْسِنات» نہیں آیا ہے، کیونکہ آیات اور شرعی دلیلوں کے مفہوم سے یہی پتہ چلتا ہے کہ مذکر کا خطاب مؤنث کو بھی شامل ہے جب تک اس کے مخالف کوئی نص نہ آجائے۔ جیسے کہ اللہ تعالی کے قول میں ہے: ﴿وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ﴾ [النور: ٣١] اور اے نبی ﷺ آپ اللہ پر ایمان لانے والی عورتوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہوں کو جھکائے رکھیں اور اپنے شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

خاندان سے متعلق خصوصی اوراق

اس فصل میں، میں نے آپ لوگوں کے لئے ایسے اوراق جمع کیا ہے جو صرف خاندان (فیملی) کے لئے مخصوص ہیں۔ یہ بات کسی پر مخفی نہیں کہ خاندان کی کتنی بڑی اہمیت ہے یہ معاشرے کی تشکیل کی پہلی اینٹ ہے معاشرے کا سدھار اور بگاڑ اس کے صلاح اور فساد پر منحصر ہے اور اس میں بھی کوئی تعجب نہیں کہ دشمنان خاندان پر غلبہ حاصل کر رہے ہیں اور اپنے ترکش کے سارے تیر اسی کی جانب چلا رہے ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالی سے سوال ہے کہ ان کی سازشوں کو انہی کے طرف پھیر دے ساتھ ہی یہ بھی سوال ہے کہ ہمارے تمام خاندان (فیملیز) کی حفاظت فرمائے اور ان کے مابین اتفاق، یقین دہانی اور محبت کو عام کر دے۔

پہلا: برگ رہ نما

کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ بچے کسی بات میں والدین کی نافرمانی کر بیٹھتے ہیں، یا کسی گناہ کو سرانجام دے دیتے ہیں، یا ان کی جانب سے کسی بد خلقی کا مظاہرہ ہوتا ہے تو ماں باپ دعا کی بجائے ان کے لئے بد عا کرنے میں عجلت کر جاتے ہیں اور رسول ﷺ کی ارشاد کو بھلا بیٹھتے کہ انہوں ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم اپنی ذات، اولاد، خدمت گار اور مال ومتاع پر بدعا نہ کرو کیونکہ ایسا نہ ہو کہ وہ (بدعا) اس گھڑی میں (کی گئی) ہو جس میں جب کوئی چیز طلب کی جاتی ہے تو تمہارے لئے قبول کرلی جاتی ہے[1] ۔

کتنی بار ہم نے ایسے سانحے ان بچوں کے بارے میں سنا ہے جو اپنے گھروں سے نکلے، اور ماں یا باپ کی بدعا کی وجہ سے ہولناک کار حادثوں کا شکار ہوئے جس میں موقع ہی پر انہوں نے دم توڑ دیا۔

اس لئے ہمیں قطعی طور ہر اس سے بچنا چاہئے اور ہمیشہ اپنے بچوں کی ہدایت اور بھلائی کے لئے دعا کرتے رہنا چاہئے۔

---

(۱) صحیح، البانی نے اسے صحیح الجامع (۷۲۶۷) میں روایت کیا ہے۔

دوسرا :

والدین اپنی اولاد کو جھوٹ یا کسی اور بدخو عادت سے روک رہے ہوتے ہیں اور اس پر اس کی سرزنش بھی کررہے ہوتے ہیں اور یہ لائق تحسین بات ہے مگر اس کے بالمقابل والدین یا ان میں سے کوئی ایک انہی منع کردہ چیزوں کا ارتکاب کررہا ہوتا ہے بطور مثال باپ تمبا کو نوشی سے منع کرتا ہے مگر خود ہی اپنے بچوں کے سامنے اس کا استعمال کرتا ہے، یہاں مناسب ہے کہ یہاں شاعر کا یہ والدین کے گوش گذار کیا جائے۔

لاَ تَنْهَ عن خلقٍ وتأتِيَ مثلَه   عَارٌ عَلَيْكَ إِذَا فَعَلْتَ عَظِيمُ

آپ کسی عادت سے جب روکیں تو اس طرح خصلت کو نہ اپنائیں   یہ بڑے عیب کی بات ہے کہ آپ (ایسی عادتیں) اپنائیں

تیسرا:

خاندان (فیملی) نوکرانی اور ڈرائیور کو بہت سارے کاموں کا پابند بناتا ہے آپ انہیں صبح تڑکے سے نیم شب تک ناشتہ کی تیاری، بچوں کو مدرسہ پہونچانے اور وہاں سے لانے،، ظہرانہ پکانے، چوبیس گھنٹے کافی، چائے کی تیاری، درون خانہ اور بیرونی آنگن کی صفائی، کاروں کی دھلائی، پھول پتوں کی آبیاری وغیرہ میں سرگرم عمل پائیں گے باوجود اس کے آپ اسے کئی باران کے ماہانہ مشاہرہ دینے میں ٹال مٹول کرتا ہوا پائیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے خدام تمہارے بھائی ہیں انہیں اللہ نے تمہارے ماتحت کیا ہے تو جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو جو کھائے اسے بھی کھلائے، اور جو پہنیں اسے بھی پہنائے، اور جوان پر بوجھ بن جائے انہیں اس کا پابند نہ بنایا جائے اور اگر پابند بناتے ہی ہو توان کا مدد کرو[1]۔

---

(۱) اسے بخاری نے کتاب الایمان (۳۰) میں روایت کیا ہے۔

چوتھا: برگ معیشت

کوئی بھی فیملی یادوستوں کی جماعت کسی بھی ہوٹل (ریسٹورینٹ) میں کھاناتناول کرنے، یاکچھ پینے والی چیز پینے، یاکچھ مٹھائیاں کھانے جاتی ہی ہے مگران کے فراغت کے بعد بعض دفعہ ایساپائیں گے کہ کھانے سے زیادہ انہوں نے چھوڑدیاہے، خاص طورپر شوشل میڈیاکے ظہور کے بعد (یہ زیادہ ہوگیاہے) توکیایہ اس فخر کی وجہ سے ہے جس میں ہم مبتلاہوچکے ہیں ؟!!، یاجہالت اوراللہ کے نعمت کی ناقدری کی بناپر جس سے بہت سے اقوام محروم ہیں ؟!!،اللہ تعالی کا فرمان ہے:﴿ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾ [الأعراف: ٣١] کھاؤاور پیو اسراف (برباد) نہ کروکیونکہ اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتاہے۔

پانچواں: **برگ بہتر برتاؤ**

بچے اور بچیاں اپنے دوست واحباب سے نہایت نرم گوئی سے مخاطب ہوتے ہیں اور ان کے جذبات کا بھرپور خیال رکھتے ہیں، سوشل میڈیا پر،، خوب صورت انداز میں شیریں اور معیاری جواب دے رہے ہوتے ہیں لیکن جب والدین انہیں کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو وہ ان پر اس طرح ناگواری اور غصہ کا اظہار کرنے لگتے ہیں جیسے کہ ان کے اہل خانہ انہیں کی سخاوت اور فیاضی پہ زندگی بسر کر رہے ہوں، اور اس فرمانِ الٰہی کو بھول جاتے ہیں: ﴿فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا﴾[الإسراء: 23] اپنے والدین کو اف نہ کہو اور نہ ہی انہیں جھڑکو ان سے نرم لہجہ میں بات کرو۔

گویا کہ ان کا عمل شاعر کے قول کے مصداق ہے۔

تو نے میرا صلہ سخت گوئی اور بدکلامی سے دیا جیسے کہ مجھ پہ جود کرم کرنے والے ہو۔

صلہ میں تیری قہر گوئیاں ملیں

زمانہ کے احساں گر لگے ہے مجھ

برگ محبت:

جب ازدواجی زندگی میں اختلاف رونما ہوتا ہے تو طرفین میں نفرت اور کینہ پیدا ہو جاتا ہے جو طلاق وفراق کی صورت میں بدل جاتی ہے جس سے خاندان بکھر جاتا ہے اور اولاد دربدر ہو جاتی ہے، نبی ﷺ کا فرمان انہیں یاد نہیں رہتا کہ کوئی مومن مرد (خاوند) کسی مومن عورت (بیوی) کو ناپسند نہ کرے ممکن ہے اسے اس کی ایک ادا نہ بھائی ہو تو دوسری پسند آجائے[۱]۔

اور رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان کوئی خاتون اگر بلا سبب اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے [۲]۔

---

(۱) مسلم نے اپنے صحیح کتاب الرضاع (۱۴۶۹) میں روایت کیا ہے۔

(۲) البانی نے اسے غایۃ المرام (۲۶۳) میں صحیح کہا ہے۔

برگ احسان:

والدین نے اپنے بچوں کی پرورش میں ہر ممکن کوشش کرتے ہیں، ہر دشواریوں کو آسان بناتے ہیں، مال، پیار، اور نگہداشت سب کچھ مہیا کرتے ہیں، یہاں تک وہ کڑیل جوان، اور راہ زندگی کے نشیب وفراز سے ہم آہنگ اور رشتۂ ازداج میں منسلک ہو کر ایک خاندان بسا لیتے ہیں ،جو کہ ہر والدین کی اپنی اولاد تئیں خواہش ہوتی ہے۔

اس وقت یہ والدین عمر رسیدہ ہو جاتے ہیں اور ضروت و نگرانی میں اپنے بچوں کے محتاج ہو جاتے تو ہم دیکھتے ہیں بعض اولاد ان کے ساتھ بھلائی کا برتاؤ نہیں کرتے بلکہ بعض تو انہیں ناتواں اور عمر رسیدہ لوگوں کے لئے بنائے گئے گھروں میں چھوڑ آتے ہیں اور وہ فرمان باری تعالی کے ابدی وصیت کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ ﴿وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا﴾ [الإسراء: ٢٣]

ان کے لئے خاکساری اور مروت کے بازو بچھا دو اور دعا گو رہو کہ اے میرے رب تو ان پر ایسے رحمت فرما جیسے کہ انہوں پیار و شفقت کے ساتھ ہماری پرورش کیا۔

برگ شعور نگہبانی

ماں یا باپ دفتر اور آفس سے تھکے ماندے آتے ہیں ظہرانہ تناول فرمانے کے بعد کچھ گھڑیوں کے لئے سو جاتے ہیں، بیدار ہوتے ہی ساتھیوں سے ملاقات کے لئے کسی قہوہ خانہ یا آرام دہ جگہ (ریزوارٹ) میں جانے کی تیاری کرنے لگتے ہیں وہاں دیر شپ تک گپ شپ کرنے کے بعد تھکے تھکائے گھر لوٹتے ہیں اور ازدواجی اور عائلی ضرورتیں جیسے غذار سد، پیرہن، نصیحت، رہنمائی کی پرواہ کئے بغیر بستر پر نیم جاں جسم کی طرح دراز ہو جاتے ہیں

اور نبی ﷺ کے قول زریں کو بھول جاتے ہیں کہ کسی بھی شخص کے گناہ کے لئے یہ کافی ہے کہ جس کے ماتحت اس کی نگہبانی ہے وہ انہیں ضائع کردے [1]۔

(۱) اسے ابوداود نے اپنے سنن کے کتاب صلۃ البر (۱۶۹۲) میں روایت کیا ہے جسے البانی کو حسن کہا ہے۔

برگ حسن عشرت:

بیوی خاوند کی نوازش کو فراموش کر دیتی ہے اور ہمیشہ نفرت اور منھ بسوڑے اس کے روبرو ہوتی ہے اور رسول اللہ ﷺ ایک مشہور حدیث میں کیا ہی خوب اس کی تمثیل پیش کرتے ہوئے گویا ہیں کہ اے خواتین کی جماعت صدقہ ادا کرتی رہو، اور کثرت سے استغفار کرتی رہو، کیونکہ میں نے تمھیں جہنم میں زیادہ پایا ہے، توان میں سے ایک صاحب فہم وفراست خاتون نے دریافت کیا کہ اے اللہ رسولِ ﷺ جہنم میں ہماری کثرت کی کیا وجہ ہے؟!!

نبی ﷺ جوابا ارشاد فرمایا کہ تم کثرت سے لعنت بھیجتی اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو[1]۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے خاوندوں کی ناشکری کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر توان میں سے کسی کی زندگی بھر ناز شیں اٹھاتا ہے اور اسے اس میں ذرا بھی کمی کا احساس ہو جائے تو بول اٹھے گی کہ میں نے کبھی تم میں کوئی خیر نہیں پایا[2]۔

---

(۱) مسلم نے اپنے صحیح میں کتاب الایمان (۷۹) میں رویات کیا ہے۔

(۲) بخاری نے اپنے صحیح میں کتاب الایمان (۲۹) میں روایت کیا ہے۔

برگ پرورش وپرداخت:

گھروں سے بہت زیادہ نکلنے اور دوسروں کے گھروں کو جانے والی بیوی یاماں دن کاپہلا پہر سونے میں گزارتی ہے اور سورج جب بیچ آسمان میں پڑاؤڈالنے والا ہوتاتووہ بیدار ہوتی ہے اور نوکرانی کو کھاناتیار کرنے مدرسہ سے واپسی کے وقت بچوں کے استقبال کا حکم دے کر سہیلیوں اور ہمسایوں کے سنگ رسم ملاقات پوری کرنے نکل جاتی ہے اور خاصہ وقت گذار کرجب گھر واپس لوٹتی ہے توسوشل میڈیامیں مشغول ہوجاتی ہے۔

پھر شام جب اپنے اندھیرے چادر کو بچھادیتی ہے پھر یہ کسی نہ کسی سے ملاقات کے لئے نکل جاتی ہے اور تادیر گھر سے باہر رہتی ہے اسے اپنے خاوند کی کچھ خبر ہے، اور نہ ہی اپنے بچوں کا کچھ پتہ، اور اس کا یہی معاملہ ہفتہ کے بیشتر دن رہتاہے۔

اس پر اور ساتھ ہی معاشرہ پر تعجب ہے اس کے بچے جرائم اور نشہ اور بد خلقی میں جوان ہوگئے کیونکہ ان کی تربیت خادموں نے کیا ہے ناکہ ماوؤں نے۔

ختم شد

اوراس پراللہ کافضل واحسان ہے

نماز اور مسجدوں سے متعلق خصوصی اوراق

میں نے اس خوشہ میں ان پتوں کو آپ کے لئے یکجا کیا ہے جو نماز اور مسجدوں کے لئے خاص ہیں نماز کی اہمیت کسی پر مخفی نہیں یہ دین کا ستون اور اس کا ایک مضبوط رکن ہے شرعی اصولوں کی بنیاد پر مسجد میں نمازیں ادا کرنا یہ ان کے ادائیگی کی کامل شکل ہے۔

برگ صلاہ:

کچھ لوگ ایسے ہیں جو ٹیلی ویژن کے مشاہدے، اور دوستوں کے ساتھ تاش کے پتے، اور فٹبال کھیلنے میں مشغول رہتے ہیں، اسی بیچ صلاہ کا وقت ہو جاتا ہے اور متنبہ نہیں ہوتے بلکہ اپنے کھیل میں لگے رہتے ہیں یا جس بھی چیز میں مشغول ہوتے ہیں نماز کو تاخیر سے ادا کرتے ہیں بلکہ بسا اوقات ان سے فوت بھی ہو جاتی ہے۔

یہاں میں انہیں فرمان باری سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں ﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا﴾ [مريم: ٥٩]

تو اپنے بعد انہوں نے ایسے لوگوں کو چھوڑا جنہوں نے نمازیں ضائع، اور خواہشات کی اتباع کیا، تو عنقریب وہ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔

اور «ضائع» کا مطلب مکمل طور پر چھوڑ دینا یا تاخیر سے پڑھنا

«غی» جہنم میں ایک وادی کا نام ہے۔

ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

بارھواں پتہ:

آدمی اپنے منھ کی بو، کپڑوں اور موزوں کی بدبو سے نمازیوں کا تکلیف پہنچاتا ہے اور صرف نمازیوں کو ہی نہیں بلکہ اللہ تعالٰی کے فرشوں کو تکلیف بھی پہنچاتا ہے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جو لہسن، پیاز اور کراث[1] کھائے ہوئے ہوں وہ ہمارے مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ جس چیز سے آدم کی اولاد کو تکلیف پہونچتی ہے فرشتوں کو بھی اس سے تکلیف پہونچتی ہے[2]۔

اس لئے ہمیں مسجد یا جامع میں داخلہ سے پہلے اپنے بدن اور کپڑے کی نظافت کا جائزہ لینا چاہئے۔ خاص طور پر ان نمازوں جس میں ایک بڑی تعداد جمع ہوتی ہے جیسے جمعہ اور عیدین کی نماز۔

---

(١) ہرے پیاز کے پتے کی طرح ہوتا ہے جس میں ایک خاص قسم کی بو ہوتی ہے۔

(٢) اسے مسلم نے اپنے صحیح کتاب المساجد (٥٦٤) میں روایت کیا ہے، اس میں مسجد میں کسی ایسی حالت میں داخل ہونے سے صریح طور پر منع کیا ہے جس میں ناپسندیدہ بو آتی ہو، جیسے: پسینہ یا سگریٹ نوشی وغیرہ۔

تیرہواں پتہ:

ایک آدمی نمازجمعہ سے پہلے کسی کے لیے امام کے پیچھے، دائیں یا بائیں جگہ مخصوص کر کے رکھتا ہے یہ ایک طرح سے جگہ قبضہ کرنا ہے اور یہ جائز نہیں، کیونکہ جو اس سے پہلے آیا وہ اس جگہ کا زیادہ حق دار ہے(۱)۔ دوسرے کہ یہ سستی اور کاہلی کا باعث ہے، وہ شخص جس کے لئے جگہ مخصوص کی گئی ہے وہ وصیت رسول ﷺ کہ نماز جمعہ کے لئے مسجد میں صبح صبح آیا جائے کے مطابق خود کو کہاں پاتا ہے؟!! جب کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے جس نے جمعہ کے دن ناپاکی کے غسل کی طرح غسل کیا پھر مسجد آگیا تو گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی پیش کیا، اور جو اس کے بعد آیا تو گویا اس نے ایک گائے کی قربانی پیش کیا اور جو اس کے بعد آیا تو گویا اس نے مینڈھے کی قربانی پیش کیا اور جو اس کے بعد آیا تو گویا اس نے ایک انڈے کی قربانی پیش کیا(۲)۔

---

(۱) ابن باز رحمہ اللہ اس سوال کیا جمعہ کے دن امام کے پیچھے جگہ خاص کی جاسکتی ہے؟ کے جواب میں فرماتے ہیں کہ مسجد اللہ کا گھر ہے جو اس کی تعمیر عبادت اور طاعت کے لئے تیار کی جاتی ہے جیسے نماز وغیرہ، اس لئے کسی کے لئے جائز نہیں کہ امام کے پیچھے، دائیں یا بائیں کوئی جگہ خاص کرے جو شخص پہلے آئے گا اس کی جگہ ہوگی پہلی صف اس کے لئے جو پہلے آیا، اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو اذان اور پہلے صف کی اہمیت پتہ چل جائے اور اگر مقام بلا قرعہ اندازی کے نہ حاصل ہو تو اس کے لئے قرعہ اندازی کریں گے۔ یعنی کہ پہلے آنے کے لئے اور آگے بڑھ جانے کے لئے قرعہ اندازی کریں گے، اس لئے اس کا جگہ کو خاص کرنا جائز نہیں بلکہ ایک طرح سے جگہ پر قبضہ کرنا ہوگا اور جس نے غصب کیا وہ حقدار نہیں ہے بلکہ پہلے آنے والا اس جگہ ٹھہرنے اور اس آگے بڑھ جانے کا اس سے زیادہ حق دار ہے۔

(۲) اسے بخاری نے کتاب الجمعہ (۸۸۱) اور مسلم کتاب الجمعہ میں (۸۵۰) اور ابو داود نے کتاب الطہارہ میں (۳۵۱) میں روایت کیا ہے۔ من اغتسل یوم الجمعہ غسل الجنابۃ: ای مثل غسل الجنابۃ: یعنی جنابت کے غسل کی طرح غسل کیا۔

www.alukah.net
شبكة الألوكة

چودھواں:

ایک آدمی جمعہ کے دن پہلی صف میں پہونچنے کے لئے لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آتا ہے یہاں میں اسے رسول اللہ ﷺ کا فرمان یاد دلاتا ہوں جسے انہوں ﷺ اس شخص کے لئے فرمایا تھا جو جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا اور نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے انہوں نے اس سے ارشاد فرمایا کہ بیٹھ جایئے آپ نے اذیت دی ہے[1]۔

نمازیوں کو اذیت پہونچانے میں یہ بھی شمار ہوتا ہے کہ کوئی مسجد میں باآواز بلند قرآن پڑھے یا اپنے پڑوسی سے دنیاوی اُمور پر بات کرے۔ نبی ﷺ اسے یوں منع فرمایا کہ: اے لوگوں تم میں سے ہر کوئی اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے تو کوئی کسی پر باآواز بلند تلاوت نہ کرے ورنہ تم مؤمنوں کو اذیت پہونچادوگے[2]۔

---

(۱) صحیح ہے، اسے ابوداود نے کتاب فرض الصلاۃ (۱۱۱۸) اور نسائی نے کتاب الجمعہ (۱۳۹۹) میں روایت کیا ہے۔

(۲) اسے البانی نے سلسلہ صحیحہ (۷/۴۵۵) میں صحیح قرار دیا ہے۔

شبكة الألوكة - قسم الكتب

پندرہواں:

ایک آدمی جمعہ کے دن تاخیر سے آتا ہے اور اپنی کار بیچ راستے میں کھڑی کر دیتا ہے نماز ختم ہونے کے بعد اور نمازیوں کے نکلنے کے وقت بعض لوگ اس کی کار کی وجہ سے آگے نہیں بڑھ پاتے کیونکہ ہمارا ساتھی ابھی بھی مسجد کے اندر ہی ہے اس نے نکلنے میں جلدی نہیں کیا تاکہ وہ اپنی کار وہاں سے ہٹائے اور لوگوں کو بھیڑ اور دم بخود ہونے سے بچائے، اسے یہ نہیں پتہ کہ وہ بھلائی کی چاہت کی خاطر اس نے یہ عمل کیا جو تکلیف کا سبب بنا اور گناہ پایا۔

ختم شد

اور اس پر اللہ کا فضل واحسان ہے

نوکری اور پیشہ ور افراد سے متعلق خصوصی اوراق

اس فصل میں میں نے ایسے پتوں کو جمع کیا ہے جن کا تعلق ملازمین سے ہے خواہ ان کا تعلق حکومتی عملہ سے ہو یا خصوصی، جو کہ معیشت کی بنیاد اور اس کا ستون ہیں، ان کی بہتری سے ہی امت کی مالی حالت بہتر ہوسکتی ہے اور محصولات اور صلاحیتوں میں اضافہ ہوسکتا ہے۔

ہمیں یہ بات فروگذاشت نہیں کرنا چاہئے کہ مشرقی ایشیا میں اسلام کی نشر واشاعت میں ہمارے اوائل مسلمان سوداگروں کا ایک زندہ جاوید اور روشن کردار رہا ہے، انہوں یہ نمایاں کارنامہ بزور شمشیر نہیں بلکہ اپنے حسن اخلاق اور دوسروں کے ساتھ خواہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو بہتر تعامل کے ذریعہ انجام دیا۔

سولھواں:

طلبہ کے ساتھ پروفیسر کا معاملہ شکل وشباہت، طرفداری اور اقرباء پروری کی بنیادوں پر ہے، جو اسے بھا گیا اس پر نمبرات کی بارش کردیتے ہیں گرچہ وہ اس کا اہل نہ ہو اور جس سے ان کی ناراضگی ہے اسے اپنے اس مضمون میں بسااوقات فیل بھی کردیتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ عام اور شائع ہے لیکن کتنے ایسے بے قصور طلبہ ہیں جو اس پروفیسر کے ظلم کے شکار ہوئے جس نے ان کے یونیورسٹی کے اوسط نمبرات کو کم کردیا، یا سال یا اس سے زیادہ ان کی فراغت کو مؤخر کردیا۔

سترہواں:

پروفیسر معلومات کی ترسیل صحیح طرح سے نہیں کر پاتے ہیں اور نا ہی اچھی طرح سے وضاحت کر پاتے ہیں باوجود کہ آپ انہیں پائیں گے کہ وہ مشکل سوالات کے انتخاب میں شدت برتتے ہیں اور جوابی پرچوں کے چیک کرتے وقت سختی کا مظاہرہ کرتے ہیں، بہت کم طلبہ ہوتے ہیں جن کو مکمل نمبرات حاصل ہوتے ہیں اور عام طور پر نمبرات کا اوسط بہت کم ہوتا ہے کیا اس پروفیسر کو پتہ نہیں کہ اس کی اس کارستانی سے اس طلبہ کو نقصان لاحق ہوتا ہے اور ان میں بعض ناکامی سے دوچار ہو جاتے ہیں یا اس پروفیسر کے پاس اپنے مضمون کو حذف کرنے اور دوسرے پروفیسر کے پاس اندراج کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں؟!!۔

اٹھارہواں: برگ شفافیت

سرکاری محکمہ میں نوکریاں پانے اوراس کے حصول کی کیفیت سے متعلق کوئی رہنمائی دستیاب نہیں، کسی کو باریکی طور پر یہ نہیں پتہ کہ معاملات کی کاروائی اوراسے پایہ تکمیل تک پہونچانے کے لئے کون سے ضروری دستاویزاور کاغذات ہیں، شفافیت بالکل ناپید ہے، ایک معاملہ کو مکمل کرنے میں مہینوں تک گذر جاتے ہیں اور کبھی تواسے مکمل کرنے کے لئے چھٹیاں لینے کی نوبت آجاتی ہے یااسے مکمل کرنے کے لئے کسی اور کو سپرد کردیاجاتاہے۔

انیسواں:

قاضی اور منصف فیصلوں میں عمومی (دلیلوں) یا بعض نادر فقہی اقوال پر اعتماد کرتے ہیں اور صاحب حق کے حقوق کو پامال کردیتے ہیں اور انہیں اس بات کی پرواہ نہیں رہتی کہ شریعت کے اہم مقاصد میں عدل وانصاف کا قیام اور مظلوموں کے حقوق کی بازیابی ہے۔

بیسواں: برگ انصاف

قاضی فیصلوں میں زیادتی کرتا ہے دلیلوں کی توڑ مڑور کر کسی شخص، یا کسی ایک فریق کی مفاد کی بنیاد پر کرتا ہے، بسا اوقات انصاف کا گلہ اس لئے گھونٹ دیا کیونکہ تنازعہ کا ایک فریق قاضی کا ہم قوم، یا ہم وطن، یا ہم قبیلہ یا اس کے سناشاؤوں میں سے ہوتا ہے، اور نبی ﷺ کے اس فرمان سے غفلت اختیار کر جاتا ہے جس میں انہوں ﷺ نے فرمایا کہ: قاضی تین طرح ہوتے ہیں دو جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا، ایک آدمی جس نے حق کو پہچانا اور اسی کے اعتبار سے فیصلہ کیا وہ جنت میں جائے گا، ایک آدمی جو جہالت کی بنیاد پر لوگوں میں فیصلہ کرتا ہے وہ جہنم میں ہوگا، اور جو حق کو جانا اور فیصلہ میں ناانصافی کیا وہ جہنم میں ہوگا[1]۔

---

(۱) صحیح ہے، البانی نے اسے صحیح الجامع (۴۴۴۶) میں روایت کیا ہے، شیخ ابن باز رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں یہ فرماتے ہیں: یہ خطرے کی نشاندہی کرتا ہے کیونکہ معاملہ احتیاط اور صبر کا متقاضی ہے، یہاں تک کہ وہ حق کو جان لے اور اسی کی بنیاد پر فیصلہ کرے، جس نے حق کو جانا اور اس کی بنیاد پر فیصلہ کیا تو وہ جنت میں جائے گا کیونکہ وہ اصلاح پسند، لوگوں کے لئے نفع بخش اور صاحب حق تک ان کے حقوق پہونچانے والا ہے، جو علم کی بنیاد پر فیصلہ کرتا ہے تو اس کے لئے جنت ہے اور یہ ایک بڑی شان ہے۔ لیکن اگر کوئی یہ جانتے ہوئے کہ یہ ظلم ہے اور لوگوں میں فیصلہ ظلم کی بنیاد پر، یا جہالت کی بنیاد پر کرتا ہے تو اس کے لئے جہنم کا وعدہ ہے۔ ہم اللہ سے اس سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

اکیسواں: برگ انصاف

کمپنیاں اور دوکانیں اپنے ملازمین کی تنخواہیں جان وبوجھ کر مہینوں دیر سے ادا کرتی ہیں، اور ملازمین سے ان کا مطالبہ ہوتا ہے کہ وہ اس کے بدلے ڈیوٹی کے پورے وقت بلند شرح پیداوار اور بھاری مقدار میں فروخت کے لئے کام کریں، وہ ملازمین سے اپنا پورا حق لے لیتے ہیں اور انہیں یہ یاد رہتا ہے کہ یہ بعینہ ظلم اور اس کی بنیاد ہے۔ تو ہم انہیں اس بات سے آگاہ کر رہے ہیں کہ حق کو اپنائیں اور صاحب حق کو اس کا حق دیں، ورنہ وہ نبی ﷺ کے اس قول کہ: «ظلم قیامت کے دن اندھیروں کی شکل میں ہوگا» [1]، کے اعتبار سے اپنے آپ کو جانچ لیں کہ وہ کہاں ہیں؟!!۔

(۱) اسے بخاری نے کتاب المظالم (۲۴۴۷) میں روایت کیا ہے۔

بائیسواں: برگ تعلیم

مدرسہ کے انتظامیہ کے علم میں ہوتے ہوئے اور ایک استاد بار بار طلبہ کے امتحان دوہراتا ہے اور وہ اس لئے تاکہ وہ ایسے نمبرات حاصل کرسکیں جس کے وہ مستحق نہیں ہیں۔ ذرا پیچھے ہٹ کر ہم خود سے سوال کریں کہ امتحانات کے مقاصد کیا ہیں؟ جس کا جواب یہ ہے کہ امتحان کا مقصد اور اس کی اصلیت یہ ہے کہ طلبہ کی قابلیت ، فہم و فراست اور کارکردگی کے معیار کی جانچ کی جاسکے، اس کے مقاصد میں یہ قطعی نہیں کہ تمام طلبہ قریب قریب مکمل نمبرات حاصل کرلیں۔

یہی کافی ہے کہ امتحانات کو آسان اور سہل بنادیا جائے، اور اس قدر مختصر کردیا جائے کہ اس کی اہمیت اور ساکھ ہی مفقود ہوجائے، جب کہ ماضی میں امتحانات پورے نصاب کو شامل ہوتا تھا اور راست کتاب سے ہوتا تھا اور اب صرف نوٹس اور خلاصوں کو شامل ہوتا ہے اور اس میں بھی جو اہم ہوتا ہے اسے خط کشیدہ کردیا جاتا ہے، اس طرح کی تصرفات سے سماج کو کیسی تعلیم کی امید ہے؟!!۔

تیسواں:

ذمہ دار اپنے ماتحت سربراہوں کو میٹنگ یا فون پر زبانی طور پر احکام اور ہدایات دیتا ہے، اور جب کچھ غلط ہو جاتا ہے تو الزام اور ذمہ داری ان ملازمین پر ڈال دیتا ہے جو اس کے ادارے کی ذمہ داری سنبھالتے ہیں، اور اس غلطی کی ذمہ داری لینے سے مکر جاتا ہے اور وہ یہ بھول جاتا ہے کہ اس فیصلہ کا اصل محرک وہی ہے اور یہ اس کی غلط فیصلوں اور ہدایات کا نتیجہ ہے، اس طرح ظلم اور گناہ ان پر لاد دیا جاتا ہے جو بے قصور ہوتے ہیں، اور ہم اسے اور اس کے ہم مثل لوگوں کو اس بات سے ڈراتا ہوں جس سے ہمارے رسول ﷺ نے ڈرایا ہے جیسا کہ وہ کہتے ہیں: «ظلم قیامت کے دن اندھیروں کی شکل میں ہوگا»[1]۔

(۱) اسے بخاری نے کتاب المظالم (۲۴۴۷) میں روایت کیا ہے۔

چوبیسواں:

ذمہ دار صرف قرابت داری اور طرفداری کی بنیاد پر ملازمت پر رکھا جاتا ہے، ملازمت کے لئے ضروری اہلیت، تجربہ، لیاقت کی تحقیق کا کوئی اہتمام نہیں کیا جاتا ہے، اس طرح قابلیت کے حقوق ضائع ہو جاتی ہے، مملکت اور معاشرہ تنظیمی، علمی اور پیشہ وارانہ قابلیت اور تجربات سے محروم ہو جاتا ہے اور یہ ملک کی کارکردگی کے لئے بہت نقصان دہ ہوتا ہے اور اس کے اقدار کے ساتھ ایک کھیل ہے، اور اسی طرح سپرد کی گئی امانت کا ضیاع بھی ہے۔ عنقریب اللہ تعالی سخت حساب کے دن اس کا محاسبہ کرے گا چہ جائے کہ دنیا میں ایک بڑی رسوائی اور شرم سے گذرنا پڑے گا اگر اس کا معاملہ لوگوں پر عیاں اور اس کی خوشبو عام ہو جائے۔

پچیسواں:

ملازم جہاں کام کرتا ہے سرکاری اوقات سے دیر میں آتا ہے پھر وہ اپنے تمام حقوق کا مطالبہ کرتا ہے اور وہ ناراض ہوتا اور بسا اوقات اگر اس کی تنخواہ سے کچھ کٹ جاتا ہے تو وہ کارخانہ کے مالک پر زیادتی اور ناانصافی کی تہمت بھی لگاتا ہے۔

چھبیسواں:

ملازم قصداً معاملات کو نمٹانے میں تاخیر کرتا ہے اور اس کا جائزہ لینے میں معاملہ کو کل پر ٹال دیتا ہے، یا ہر مرتبہ معاملہ کی پیروی کرتے وقت نئے اور معاملہ سے راست تعلق نہ رکھنے والے کاغذات کا مطالبہ کرتا ہے جس کے پیچھے یہ مقصد کارفرما ہوتا ہے کہ اس کے بدلے صاحب معاملہ اس ملازم کو کوئی نذرانہ، مٹھائی یا رشوت دے جو کہ بعض بولیوں میں تدسیم الشارب کے نام معروف ہے۔ اور وہ بھول جاتا ہے یا جان بوجھ کر نظر انداز کر دیتا ہے کہ ان تمام کا گناہ اس پر ہے کیونکہ اس نے ہی ان کو اس کے لئے مجبور کیا ہے، اس باوجود ان تمام کو رشوت کا گناہ ملے گا اور اللہ کی نزدیک اس کا سزا ہے۔

ستائیسواں:

ملازم اپنی ڈیوٹی پر دیر سے آتا ہے جب اس کے معاملہ کی پیروی کرنے والے آتے ہیں انہیں چھوڑ کر ظہر کی نماز کے لئے چلا جاتا ہے جب اس کا وقت وہ ہو جاتا ہے اور نصف گھنٹے یا اس کے بعد دفتر میں واپس لوٹتا ہے تو آپ اسے اپنے ادارے میں لاچار پائیں گے کیونکہ وہ بہت ہی کم کام انجام دیا ہے جبکہ پیروی کرنے اس کے دروازے پر ہجوم لگائے ہوتے ہیں۔اور نبی ﷺ کے ارشاد کو بھول جاتا ہے یا بھلا دیا ہے کہ اے اللہ جو بھی شخص میری امت کے کسی معاملہ کا ذمہ دار بنتا ہے پھر وہ ان پر سختی کرتا ہے تو تو بھی اس پر سختی کر۔

اور اس سے بڑھ کر اور کیا مشقت ہوگی کہ جو پیروی کرنے والوں سے ٹال مٹول کرتا ہو ان کے معاملات کو لٹکا کر رکھتا ہوا اسے ختم کرنے کے لئے انہیں کئی کئی بار پیروی کرنے کے مجبور کرتا ہو۔

اٹھائیسواں:

ملازم اپنی ڈیوٹی کے اوقات میں زیادہ تر وقت دوستوں کے ساتھ گپ شپ یا دفتروں کے مابین آمد ورفت میں گذار دیتا ہے اور معمولی کام انجام دے پاتا ہے اور اگر کام کر بھی دیتا ہے تو بہت کمزور پختگی اور جدت سے خالی ہوتا ہے، پھر بھی اپنی ترقی اور پورے پورے بونس کے حق کا مطالبہ کرتا ہے۔

ختم شد

اور اس پر اللہ کا فضل واحسان ہے

عام اوراق

اس فصل میں میں نے آپ کے لئے ان تمام گرے ہو اوراق کو یکجا کیا ہے جو معاشرے کے طبقات میں سے ایک بڑے طبقہ سے متعلق ہے، شاید ہم میں سے کسی کا کسی دن ایسے لمحوں سے گذر ہو چنانچہ میری چاہت ہے کہ میں اس سے باخبر کردوں شاید کہ وہ مٹ جائے یا اس کے نقصانات کم ہو جائیں۔

انتیسواں:

خوشیوں اور مناسبات کے وقت دستر خوان سجانے والوں ہمیشہ تمہارے کھانے بڑھ جاتے ہیں جسے کوڑے دان کی تھیلیوں میں پھینک دیا جاتا ہے، اے کاش اسے تم شروع سے ہی اپنی حاجت کے مطابق پکاتے !

آپ کو میری نصیحت ہے کہ آپ اللہ سے ڈریں اور شروع سے ہی میانہ رو رہیں اور ضرورت بھر ہی کھانا لیا جائے جب بھی یہ خوراک سے زائد ہو جائیں تو آپ رفاہی تنظیموں جیسے "جمعیات حفظ النعمۃ" "تنظیمہائے تحفظ نعمت سے رابطہ کریں تا کہ اسے فقراء اور ضرورت مندوں تک بہتر انداز میں پہونچادیا جائے اور اس کا بہتر وقت یہ ہے کہ وہ کھانا اچھی حالت میں ہو۔

تیسواں:

کچھ ایسے لوگ ہیں جو وعدہ وفا نہیں کرتے،آپ مشاہدہ کرتے ہوں کہ ایک شخص اپنے دوست سے کہہ رہا ہوتا ہے کہ کل فلاں جگہ ہم ملتے ہیں، پھر وہ وہاں نہیں جاتا،اور اگر اس کا دوست اسے سرزنش کرنے لگتا ہے تو بھول جانے کا بہانہ بناتا ہے جبکہ وہ دل سے جانتا ہے کہ جھوٹ بول رہا ہے وہ بھولا نہیں تھا بلکہ سستی کیا، یا مشغول رہا اور بھول کو حجت بنا رہا ہے اس سے زیادہ حیرت انگیز تو یہ ہے کہ ان شاء اللہ کہہ کر وہ معاملہ کو اللہ کی مشیئت پر ڈال دیتا ہے،اور افسوس تو یہ کہ بعض لوگ اسے یعنی ان شاء اللہ کو وعدہ خلافی کے لئے ایک ذریعہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

میں یہاں ہرگز اللہ کی مشیئت پر اعتراض نہیں کر رہا ہوں اور اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ ہرگز اسے نہ کہا جائے یا اسے چھوڑ دیا جائے، لیکن میرا مطالبہ ہے کہ اس کا احترام کیا جائے ہمت اور مقدور بھر اس کے التزام کی کوشش کی جائے

۔

آیئے ہم اپنی پچھلی مثال سے اس کی وضاحت کرتے ہیں جیسے وعدہ سے کچھ پل پہلے ہمارے نے ان شاء اللہ کہا اور وہ سبب اختیار کرتے ہوئے اپنی گاڑی پر سوار ہو گیا پھر اللہ کی تقدیر غالب آگئی ٹرافک حادثہ یا کسی اور وجہ سے گاڑی بند ہو گئی اور اسے آنے میں تاخیر ہو گئی یا سرے سے پہونچ ہی نہیں سکا،اس پر اسے کوئی ملامت نہیں کرے گا تب ہم کہیں کہ اللہ کی مشیئت نہیں تھی کہ وہ اپنے دوست سے ملاقات کر سکے۔اس طرح کی بہت ساری مثالیں ہیں، معاشرے کا ہر زمرہ اس میں ملوث ہے یہ ایک مظہر اور مشکل امر بن گیا جو عام ہو گیا اور مصیبت بن گیا۔

اکتسواں

بہت سے افراد ایسے بھی ہیں جو اپنی زندگی کے بعض زاویئے میں دھوکہ دھڑی کا مظاہرہ کرتے ہیں بعض طلبہ اپنے دوستوں سے ہوم ورک کی کاپی کر لیتے ہیں امتحانات میں جواب میں دھوکہ دیتے ہیں۔

کچھ سامان فروش اپنی پیداوار کا عمدہ حصہ خریداروں کے دکھانے کے لئے رکھتے ہیں اور جب خریدار اسے مانگتا ہے تو عمدہ اور گھٹیاں دونوں کو مخلوط کر دیتے ہیں۔

اور کچھ صنعت گر اور پیشہ ور آپ کی گاڑی یا کسی چیز کی اصلاح کرتے ہیں کچھ ہی دن گذرتا ہے کہ وہ پہلے کی طرح بے کار ہو جاتی ہے۔

کچھ طبّی خدمات پیش کرنے والے مریض کے لئے بہت ساری دوائیں لکھتے ہیں اور غیر ضروری جانچ لکھ دیتے ہیں جس کا مقصد اعلی معیار کی آمدنی حاصل کرنا ہے۔

کچھ انجنیئر اور ٹھیکیدار انجینیر نگ ڈرائنگ اور کیمیائی مواد میں دھوکہ دھڑی کرتے ہیں اس لئے آپ مشاہدہ کرتے ہیں بعض عمارتیں تعمیر کے کچھ مدتوں بعد ڈھ جاتی ہیں یا ان اس میں کچھ جگہوں شگاف ہو جاتا ہے اور کہیں کہیں سے کچھ حصے گر جاتے ہیں۔

یہ تمام تصرفات اور اسی کی طرح دیگر چیزیں صریح دھوکہ ہے جس سے ہمارے نبی ﷺ نے ڈرایا ہے ایک مرتبہ وہ غلہ کے ایک ڈھیر سے گذرے تو اس میں ہاتھ ڈال دیا ان ﷺ کی انگلیوں کو نمی محسوس ہوئی تو انہوں نے فرمایا اے غلہ کے مالک یہ کیا ہے؟ تو اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ بارش کی وجہ سے ایسا ہو گیا ہے تو نبی ﷺ گویا ہوئے کہ آپ نے اسے اوپر کیوں نہیں کر دیا؟ تا کہ لوگ دیکھ سکیں، جس نے دھوکہ دیا وہ مجھ سے نہیں(١)۔

---

(١) اسے مسلم نے کتاب الایمان (١٠٢) میں روایت کیا ہے۔

بتیسواں

کچھ افراد ایسے بھی ہیں جو فٹبال یا دوسرے کسی کھیل کا میچ دیکھ رہے ہوتے ہیں تو آپ انہیں پائیں گے کہ وہ کسی ایک ٹیم کے لئے کے فتح یا شکست پر چیختے، چلاتے ہیں اور باہم لڑ جاتے ہیں ہم انہیں یہ یاد دہانی کرانا چاہتے ہیں کہ یہ صرف ایک میچ یا کھیل ہے اس میں آپ کو اوٹنی ملنے والی ہے نہ اونٹ، اگر ٹیم جیت بھی گئی اور اس کی عزت افزائی کی جائے یا ممتنتانہ دیا جائے تو اس میں سے آپ کو کچھ بی نہیں ملنے والا ہے۔ اسی طرح اگر انہیں شکست یا ہزیمت اٹھانا پڑے تو بھی آپ کو اس میں کچھ نہیں لاحق ہوگا۔

یہ میچ تو صرف لطف اندوازی اور دلاسہ کے ساماں ہیں، ہم جسے پسند کرتے ہیں یا ان کے لئے مرتے ہیں اس کے لئے خواہ کتنا ہی اختلاف کریں یہ باہم بغض وعداوت تک نہیں جانا چاہیے۔ ہمیں آپس میں محبت اور احترام کرنا چاہیۓ کسی مسئلے میں ہماری رائے کتنی مختلف کیوں نہ ہوں۔ سوجداگانہ رائے یا اختلاف جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ چاہت میں کسی مسئلہ کو خراب نہیں کرنا چاہیۓ۔

تیتسواں:

کچھ افراد ایسے ہیں جو ہر جگہ جہاں سے کوچ کرتے ہیں یا وہاں اترتے ہیں گندیاں پھینکتے، آپ دیکھیں گے کہ ایک آدمی اپنے کار کا شیشہ کھولتا ہے اور کوئی ٹیشو، جوس کی پیکٹ یا اس کی مشابہ کوئی چیز پھینک دیتا ہے، جبکہ بعض لوگوں کو دیکھیں ان کے دروازے کے سامنے کوڑوں کا ڈھیر ہوتا جو کسی مونسپلٹی کی گاڑی کے آنے کا انتظار کر رہا ہوتا ہے جب کہ ہونا یہ چاہئے کہ اسے کوڑے دان میں ڈال دیا جائے، آپ دیکھیں ان ہی میں بعض لوگ جب عام پارک، خشکی میں کسی جگہ، یا کسی جنگل میں اترتے ہیں اور جب وہاں سے کوچ کرتے ہیں تو ان کی نشست گاہ کے آس پاس کی جگہیں دیکھیں گے بچے ہوئے کھانے، کاغذی گلاس، اور پلاسٹک کی تھیلیوں سے اٹے ہوتے ہیں وہ جگہ جب تک اسے دوبارہ صاف ستھرا نہ کیا جائے قابل استفادہ نہیں ہوتی، یہاں صفائی پر مامور عملہ کو ہمارا تعاون یا مدد ملنے کی بجائے (ہمارے خراب تصرف سے)ان کی بوجھ بڑھ جاتی ہے، ہمیں تمام گندیوں کو ایک بڑی تھیلی میں بھر کر پاس کے کوڑے دان میں ڈال کر ایسے عملہ کا تعاون کرنا چاہئے۔ یہ تمام روش اسلام کے طریقے کے بالکل خلاف ہے وہ ہمیں صفائی پر ابھارتا ہے اور اس کا شوق دلاتا ہے، جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ایمان کے ستر سے زیادہ شاخیں ان میں سب سے افضل لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور اس میں سب کم تر راستے سے تکلیف دہ چیز کو مٹا دینا ہے۔

اور نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ: میں جنت میں ایسے شخص کو پہلو بدلتے دیکھا ہے جس نے اس درخت کو کاٹ دیا تھا جو راستے میں تھا جس سے لوگوں کو تکلیف پہونچتی تھی[(۱)]۔

یہ اس شخص کا بدلہ ہے جس نے تکلیف دہ چیز ہٹا دی تھی تو آپ بتائیے کہ اس کیا سزا ہوگی جو اسے جان بوجھ کر کرتا ہے!![(۲)]۔

اور نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ: بیشک اللہ تعالی صاف ستھرا ہے اور صفائی کو پسند کرتا ہے کریم ہے کرم کو پسند کرتا ہے سخی ہے سخاوت کو پسند کرتا ہے تو تم اپنے کمپاونڈ کو صاف ستھرا رکھو اور یہودیوں کی مخالفت کرو[(۳)]۔

---

(۱) متفق علیہ، اسے بخاری نے کتاب الایمان (۹) اور مسلم نے کتاب الایمان (۳۵) میں روایت کیا ہے۔

(۲) اسے مسلم نے ازالۃ الاذی عن الطریق (۱۹۱۴) میں روایت کیا ہے۔

(۳) البانی نے اسے ضعیف الجامع (۱۶۱۶) میں ذکر کیا ہے اس کے معنی صحیح ہونے کی وجہ سے اس سے استدلال کیا جائے گا گرچہ وہ ضعیف ہے۔

چوتیسواں

کچھ افراد ایسے ہیں جو ہمارے معاشرے میں زندگی گذارتے ہیں لیکن ان کا مقصد قوانین اور رسم ورواج کا خلاف ورزی کرنا ہے، بطور مثال آپ انہیں پائیں گے برق رفتاری سے آتے ہیں اور سنگل لائٹ سے گذر جاتے ہیں اور جہاں لوگ نظامی طور پر پہلے سے کھڑے ہوتے ہیں وہاں بھیڑ کر دیتے ہیں، آپ دیکھیں گے کہ نیشنل ڈے اور کسی اور موقع پر گروپ (کی شکل میں) راستوں کو بلاک اور ٹرافک کو جام کر دیتے ہیں، جب کہ دوسرے لوگ بینک یا کسی سرکاری محکمہ میں لائن میں انتظار کر رہے لوگوں سے آگے جانے کی کوشش کرتے ہیں، اسی طرح آپ کچھ دوسرے لوگوں کو پائیں گے کہ جب کسی چیز کی محدود تعداد میں خریدنے کی اجازت ہوتی ہے تو ایک سے زائد ٹکڑے خریدنے کی کوشش کرتے ہیں۔

قوانین سے لاپرواہی اور دوسرے لوگوں کے احساسات کے قدر نہ کرنے کے بہت سے مظاہر میں سے یہ چند مظہر ہیں۔

پینتسواں: برگ شناسائی:

ایک ہمسایہ اپنے آس پاس کے ہمسایوں سے تقریباناآشنا ہے، اگر اپنے ہمسایے کو دور سے یا مسجد میں دیکھ لیا تو صرف اشاروں میں ہی سلام پر اکتفا کرلیتا ہے اور کہیں دوبدو وہ ملاقات ہوگئی تو صرف سلام ہی سلام ہوتا ہے، ایسا نہیں ہوتا کہ کسی دن وہ اسے اپنے گھر کافی یا چائے نوشی پر دعوت دے دے اور اس کے حالات دریافت کرلے۔

یہ مظہر میں تمام لوگوں پر عام نہیں کررہا ہوں بلکہ صورت حال یہ ہے کہ ہر گلی اور محلہ میں یہ پھیلا ہوا ہے اور اس میں مرد حضرات خواتین سے قدرے زیادہ ملوث ہیں اور اسی طرح۔۔۔

میں ہر ایک ہمسایہ سے متعلق جبریل علیہ السلام کی وصیت کرتا ہوں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ہمیں مسلسل جبریل ہمسایہ کے متعلق وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ ہمیں گمان ہوگیا کہ عنقریب وہ اسے وارث بنادیں گے[1]۔

---

(١) متفق علیہ اسے بخاری نے کتاب الادب (٦٠١٥) اور مسلم کتاب البر والصلۃ والادب (٢٦٢٤) میں روایت کیا ہے۔

چھتیسواں: برگ ہمسائیگی

ایک ہمسایہ جس کی اور اس کی اولاد کی اذیت سے اس کا پڑوسی محفوظ نہیں ہے، آپ دیکھیں گے کہ وہ اکثر اپنے پڑوسی کے دروازے کے سامنے کاڑی کھڑی کرتا ہے، اور اس کے بچے پڑوسی کے دروازے کے پاس کھیلتے رہتے ہیں اور کبھی کبھار اس کے گاڑی کے شیشے توڑ دیتے ہیں یا اپنی گنید سے اس کی کھیتی برباد کر دیتے ہیں، اور شب وروز جو شور غل مچاتے ہیں اس کی تو کوئی بات ہی نہیں، ایسے پڑوسی کو کیا اس کی خطرناکی کا علم نہیں ؟!!۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم وہ مؤمن نہیں ہو سکتا، اللہ کی قسم وہ مؤمن نہیں ہو سکتا، پوچھا گیا کہ اے رسول اللہ ﷺ وہ کون ہے؟ فرمایا جس کا پڑوسی اس کی برائی سے محفوظ نہ ہو[١]۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ وہ شخص جنت میں نہیں داخل ہو سکتا جس کا پڑوسی اس کی برائی سے محفوظ نہ ہو[٢]۔

یہاں مؤمن نہ ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ کافر ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا ایمان مکمل نہیں ہے بلکہ اسے میں کمی ہے۔

---

(١) اسے بخاری نے کتاب الادب (٦٠١٦) میں روایت کیا ہے، بوائق یہ بائق کی جمع ہے جس کا معنی ہے برائی اور اذیت۔

(٢) اسے مسلم کتاب الایمان (٤٦) میں روایت کیا ہے۔

سینتیسواں:

ایک شخص جس کے پاس جب بھی کوئی زیارت کرنے والا آتا ہے خواہ وہ اسی شہر ہی کا کیوں نہ ہو اس کے لئے جانور ذبح کرتا ہے میں یہاں کرم اور سخاوت کی مذمت نہیں کرتا یا بخالت کنجوسی کی دعوت دے رہا ہوں لیکن آپ اس طرح کے لوگوں کو پائیں گے کہ قرض لیتے ہیں اور اپنے کندھے پر قرض کی بوجھ لاد لیتے ہیں اور اپنی بساط سے زیادہ تکلف کرتے ہیں جب کہ اس برعکس کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دکھاوے کی سخاوت کو حجت بناتے ہوئے اپنے اہل وعیال پر کنجوسی کرتے ہیں۔

اس شخص اور اس کے نظیر لوگوں سے میں کہتا ہوں جو میسر ہو اس سے مہمان کی خاطر داری کرو، سخاوت اور حد سے زیادہ خرچ کرنے کا تکلف نہ کرو، مہمان کی عزت وتکریم خوش دلی، خوشگوار ملاقات اور خنداں پیشانی سے کریں اور اگر مناسب خورد نوش کی چیزیں میسر ہیں تو اچھی اور بہتر بات ہے۔

اڑتیسواں:

ایک آدمی ہوٹل کے خادم اور ویٹر کو ہدیہ دیتا ہے اور جب اسے کوئی نادار، تنگ دست ملتا ہے تو اسے نظر انداز کر جاتا ہے اور دیتا بھی تو چند کوڑیاں، یا راستے پر کسی سادہ لوح ساماں فروش سے کوئی چیز خرید تا ہے تو بہت بھاؤتاؤ کرتا ہے اور اس کے سامان کو بہت کمتر درجہ تک بتاتا ہے تاکہ اسے چند سکوں میں خرید لے جو نا تو اس کی جدوجہد کے موافق ہوتا ہے اور نا ہی اس کی اور اس کے اہل خانہ کی ضرورت کو پورا سکتا ہے۔

انتیسواں: برگ باہمی تعاون

ایک عمر رسیدہ شخص اپنے ہاتھوں میں کئی تھیلیاں لئے تنہا محلے کی گلیوں میں چل رہا ہے محلے کے نوجوان اسے دیکھتے ہیں تاہم اس کی مدد کے لئے کوئی آگے نہیں بڑھتا ہے، اور وہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کو بھول جاتے ہیں: اللہ اس وقت تک بندے کی مدد کرتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے[1]۔

(۱) اسے مسلم نے کتاب الذکر والدعاء والاستغفار (۲۶۹۹) میں روایت کیا ہے۔

چالیسواں: برگ وفا

ایک آدمی جس نے اپنے کسی قریب کے ساتھ بھلائی کیااور کسی خاص کام کے آغاز کرنے میں اس کی مدد کی، مرور زمانہ کے سے جب وقت کروٹ لیتااور یہی آدمی جب اپنے اس قریبی شخص کے پاس مدد کے جاتاہے تو وہ اس کے شانہ بشانہ کھڑے رہنے اور اس کی دشواریوں کو آسان بنانے کی وعدہ کرتا ہے لیکن در حقیقت اس کی مدد توقع سے بہت کم اور پر امید شخص کی امید سے بہت تھوڑی ہوتی ہے۔

اکتالیسواں: برگ نوازش

ایک ایسا شخص جس پر اللہ نے دولت اور مرتبت جیسی عام بھلائیوں کا انعام کیا ہے، پھر وہ اپنے پاس پڑوس میں اپنے قریبیوں کو دیکھتا ہے کہ وہ مال کا سخت ضرورت مند ہے تاکہ وہ رہائش اور تعلیم جیسے گھریلو ضرورت ہو پوری کر سکے لیکن یہ اس کی جانب مدد کا ہاتھ نہیں بڑھاتا اور کچھ نواز شیں کرتا بھی ہے تو اتنی کم ہوتی ہیں کہ ضرورت کے لئے ناکافی ہوتی ہیں۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان سے غافل ہو جاتے ہیں یا اسے بھلا دیتے ہیں کہ مسکین کو صدقہ دینا صدقہ ہے اور رحم کے رشتہ دار پر صدقہ کرنا صدقہ اور صلہ رحمی دو چیزیں ہیں[1]۔

---

(۱) اسے البانی نے صحیح کہا ہے، اور نسائی نے کتاب فی الصدقۃ علی الأقارب (۲۵۸۲)، اور ترمذی نے فی الزکاۃ (۶۵۸) میں روایت کیا ہے۔

بیالسواں:

ایک شخص کو جسے بفر سسٹم سے جانا جاتا ہے اس پر دعوت دی جاتی ہے تو آپ اسے پائیں گے کہ ایک پلیٹ میں اسٹارٹر، دوسرے میں اہم پکوان اور تیسرے مٹھائیاں بھر لیتا ہے وہ اپنی کرسی سے اس حال میں اٹھتا ہے کہ اس میں آدھا یا چوتھائی مقدار بھی نہیں کھا پاتا ہے یہ اس کھانے کا حساب نہیں لگاتا ہے آپ اسے اس جانور کی طرح گھومتا ہوا پائیں گے جو زرخیز چراگاہ میں گھومتا ہے؟!!

وہ یہ بھول جاتا ہے یا بھلا دیتا ہے کہ بہت سے فقراء اس مزیدار پکوان کے ایک لقمہ کی تمنا کرتے ہیں۔

تیرالسواں: برگ رفاقت

ایک آدمی اپنے رشتہ داریا دوست سے معمولی اختلاف کی وجہ قطع تعلق کرلیتا ہے،اور باہم سالوں کے برتاؤاور خوشگواردنوں کو بھلادیتا ہے ہم یہاں ایک کہاوت ذکر کررہے ہیں جو بہت سے عوام میں رائج ہے کہ "يهون عليك العيش والملح " آپ کے لئے عیش وعشرت آسان ہو۔

اسی طرح مین شاعربشاربن برد کی وصیت کرتاہوں:

إذا كنت في كل الأمور معاتبا صديقك لم تلق الذي لا تعاتبه

جب آپ اپنے دوست کی ہر بات میں سرزنش کریں گے توآپ جس سے ملیں گے وہ اس کی سرزنش کرے گا

فعش واحدا أو صل أخاك فإنه مقارف ذنب مرة ومجانبه

پھریاتوتنہا جیئو یااپنے بھائی کے ساتھ صلہ رحمی کروکیونکہ کبھی غلطیوں کومعاف کردے گاتوکبھی اس سے بچالے گا۔

ومن ذا الذي ترضى سجاياه كلها كفى المرء نبلا أن تعد معايبه

کون ساوہ شخص جس کی تمام عادتوں سے آپ خوش ہوں آدمی کی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ اس کے عیوب شمارکئے جائیں۔

چوالیسواں:

ایک آدمی صرف اسے سلام کرتا ہے جسے وہ اپنے دوستوں، ہمسایوں اور گذرنے والوں میں سے پہچانتا ہے، اور سلام کا جواب صرف اپنی قوم کے لوگوں، شناساؤں اور متعلقین کو دیتا ہے اور اللہ تعالی کے اس قول کو بھول جاتا ہے: ﴿وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا﴾ [النساء: ٨٦]

جب تم پر سلام پیش کیا جائے تو تم اس سے بہتر سلام پیش کرو یا اسی کو لوٹا دو، بیشک اللہ ہر ایک چیز کا حساب کرنے والا ہے۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کو بھلا دیا جاتا ہے: کہ ایک آدمی نبی ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا اسلام بہتر ہے، تو انہوں ﷺ نے فرمایا کھانا کھلانا، اور جسے آپ جانتے ہو اور جسے نہیں جانتے سب کو سلام کرنا[1]۔

(١) اسے بخاری نے کتاب الاستئذان (٦٢٣٦) میں روایت کیا ہے۔

پینتالسواں:

ایک آدمی جب بھی کوئی اس سے قرض مانگتا ہے انکار نہیں کرتا خاص طور پر انہیں جو اس کے رشتہ دار اور شناساوں میں سے ہیں لیکن ان میں کچھ لوگ ادائیگی کی طاقت کے باوجود لوٹانے میں تاخیر کرتے ہیں اور انہیں یہ نہیں پتہ کہ ان کا یہ عمل احسان کرنے والوں کو اپنے احسان میں ہمیشگی برتنے سے روک دے، اور وہ اللہ کے رسول ﷺ کے اس قول کے اعتبار سے خود کو کہاں پاتے ہیں: مالداروں کا ٹال مٹول ظلم ہے[1]۔

(۱) بخاری نے اسے کتاب الاستقراض (۲۴۰۰) میں روایت کیا ہے۔

چھیالسواں:

ایک شخص تیز رفتاری سے آتا ہے کسی خورد ونوش اشیاء کی دوکان یا ریسٹورینٹ کے سامنے اپنی گاڑی کو اس طرح کھڑی کر دیتا ہے کہ دوسروں کے لئے رکاوٹ بن جاتی ہے منٹوں بیت جاتی ہے اسے یہ نہیں پتہ چلتا ہے کہ وہ گاڑیوں کے جام اور روڈ پہ ٹرافک کا سبب بن رہا ہے، اور جب دیر سے نکلتا ہے تو عام طور پر ایسا پائیں گے کہ کوئی افسوس یا معذرت کے کلمات پیش کرے۔ کیا اس کے لئے یہ مناسب نہیں تھا کہ وہ ٹرافک قانون کے مطابق گاڑی پارک کرتا اور لوگوں کو اذیت پہونچانے اور انہیں روک دینے بچتا۔

ختم شد

اور اس پر اللہ کا فضل واحسان ہے

خاتمہ

اخیر میں میں اللہ تعالی کی ہر طرح کی تعریف کرتا ہوں جس نے ان پاکیز شگوفوں کے یکجا کرنے کو آسان بنایا، اور اللہ ہی سوال کرتے ہیں کہ اسے معاشرے کے تمام افراد کے لئے نفع بخش بنائے اور وہ ہمیشہ ہمیں ہدایت، درستگی اور اچھے اخلاق کا الہام کرتا رہے، بیشک وہ سخی اور فیاض ہے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين، وسلام على المرسلين، وصلى الله على نبينا محمدﷺ وعلى آله وصحبه أجمعين.

بحمد اللہ ختم شد